تھالی کا بینگن

فرزانہ روحی اسلم

وہ بینگن کھیت میں اُگے ایک پودے میں لٹکا تھا اور کہہ رہا تھا: ''یہ بھی کوئی جگہ ہے رہنے کی، مجھے تو کسی محل میں اُگنا چاہیے۔''

صبح جب کسان آیا تو اس نے سب سے بڑے سائز کے اسی بینگن توڑا اور گھر لا کر بیوی کو دکھاتا ہوا بولا: ''ذرا دیکھو تو کیسا خوب صورت، صحت مند، گول مٹول بینگن لایا ہوں، ہمارے کھیت میں لگا تھا، لے آیا تمھیں دکھانے کو۔''

''مجھے دکھانے لائے ہو یا پکانے؟'' بیوی بینگن تھام کر بولی اور بینگن کو تھالی میں رکھ دیا۔ تھالی میں رکھتے ہی بینگن اِدھر اُدھر لُڑھکنے لگا۔ جب اس کی ڈنڈی تھالی کے کنارے لگی تو بینگن ایک جگہ ٹھیر گیا۔ اس نے غور سے دیکھا تو تھالی کے ایک کنارے پر ہری مرچیں اور ہرا دھنیا رکھا تھا۔ بینگن نے لڑ کتے ہوئے ہری مرچوں کو ایک ڈنڈی ماری تو وہ اُچھل کر تھالی سے باہر جا گریں۔ بینگن کو بڑا مزہ آیا۔ اس نے دوبارہ ایسا ہی کیا اور ہرے دھنیے کو تھالی سے باہر اُچھال دیا اور خود زور زور سے ہنسنے لگا۔

''ہری مرچوں نے کہا: ''اللہ کرے کسان کی بیوی تمھارا بُھرتہ بنا دے۔''

''اور وہ تمھیں چولھے پر بھون دے۔'' ہرے دھنیے نے مرچوں کی بددعا میں اضافہ کیا۔

بینگن بولا: ''نہ نہ، چولھے پر نہیں پتیلی میں بگھارا جاؤں گا۔ بگھارے بینگن کے طور پر سب کھائیں گے، اُنگلیاں چاٹ چاٹ کر۔''

پھر بینگن سوچنے لگا کہ میں کیوں کھایا جاؤں! میں تو اتنا خوب صورت ہوں کہ مجھے تھالی میں سجایا جائے۔''

شام کو کسان گھر واپس آیا تو بینگن رکھا دیکھ کر بولا: ''اری! تُو نے بینگن اب تک نہیں پکائے؟''

بیوی بولی: ''گرمی بہت ہے میں نے سوچا جب تم آؤ گے تو تازہ تازہ بینگن تل کر دہی میں ڈال دوں گی، روٹی کے ساتھ کھالینا، بڑا مزہ آئے گا۔''

کسان نے کہا: ''ہاں یہ ٹھیک ہے مجھے تلے ہوئے بینگن بہت پسند ہیں، اس میں لال مرچیں ذرا زیادہ چھڑکنا۔''

بینگن نے جو کسان اور اس کی بیوی کی بات سنی تو سٹپٹا گیا: ''ارے یہ کیا! یہ تو مجھے گرم گرم تیل میں تلنے کی بات کر رہے ہیں۔ وہ بھی لال مرچ کے ساتھ، اُف!'' آنے والی تکلیف کا سوچ کر بینگن بلبلانے لگا۔

''اب کیا کروں، کیسے جان بچائی جائے؟'' بینگن سوچ میں پڑ گیا۔

قریب ہی ہرے دھنیے کی پتیوں سے نکل کر ایک کیڑا رینگتا دکھائی دیا۔ بینگن کو ترکیب سوجھی، اس نے کیڑے سے کہا: ''اے میاں کیڑے! اتنی گرمی میں کہاں پھر رہے ہو، آؤ میرے پاس، میں تمھیں اپنے اندر چھپالوں۔''

کیڑا خوش ہوگیا اور بینگن کے پیٹ میں سوراخ کر کے گھس گیا، اندر ہی اندر مزید چھید کرتا گیا۔ بینگن نے ایک قہقہہ لگایا: ''ہاہاہا، اب دیکھتا ہوں کسان کی بیوی کیسے پکاتی ہے؟''

تھوڑی دیر بعد بینگن کے پیٹ میں درد اُٹھا۔ وہ کراہتے ہوئے کیڑے سے بولا:

''میں نے تمھیں گرمی سے بچانے کے لیے اپنے پیٹ میں پناہ دی تھی، تم تو مجھے ہی تکلیف پہنچانے لگے۔''

''کیڑا بولا: ''باہر گرمی ہے میں کیسے نکلوں؟''

بینگن درد سے تھالی میں اِدھر اُدھر لُڑھکنے لگا۔ وہ درد سے تڑپتا رہا، مگر بے سود۔ اسی وقت کسان کی بیوی چھری لا کر تھالی میں رکھتی ہوئی بولی: ''ارے سنتے ہو، یہ بینگن تو خراب ہے۔ اس میں سوراخ ہے، لگتا ہے کیڑا ہے اندر۔''

کسان نے کہا: ''کل تک تو ٹھیک تھا۔ اب تم کیڑے والا حصہ کاٹ کر نکال دو۔ باقی بینگن تَل لو۔''

کسان کی بات سن کر بینگن پریشان ہوگیا، کیوں کہ اس کا پیٹ کاٹنے کی بات ہو رہی تھی۔

''یا اللہ! کس طرح میں اپنی جان بچاؤں؟ کاش میں کھیت میں ہی لٹکا رہتا۔''

مگر اب کیا ہو سکتا تھا اس نے خود ہی اپنا حال خراب کیا تھا۔ اتنے میں کسان کی آواز آئی: ''اری! مجھے دہی کھانے کو دے دے، بینگن میں نہیں کھاؤں گا ویسے بھی دیر ہو رہی ہے۔''

کسان چارپائی پر بیٹھ کر دہی روٹی کھانے لگا۔ اس کی بیوی پاس بیٹھ کر پنکھا چلتی رہی۔

بینگن نے اپنی جان بچتی دیکھ کر کیڑے سے کہا: ''اب تم میرے پیٹ سے باہر نکلو، تاکہ میں تھالی میں آرام سے پڑا رہوں۔''

کیڑے نے انکار کرتے ہوئے کہا: ''میرا تو اب یہی گھر ہے، مجھے یہاں سے کوئی

نہیں نکال سکتا۔''

غرض کہ دونوں آپس میں لڑتے رہے۔ کیڑا بینگن کے اندر اُچھلتا کودتا، کلبلاتا رہا اور بینگن بے چین ہو کر تھالی میں لُوھکتا رہا۔

بینگن نے سوچا: ''اس تھالی میں بھی چین نہیں ہے، اچھا تھا کہ کسان کی بیوی مجھے پکا ہی لیتی۔''

اسی لمحے کسان کی بیوی اس کے قریب آئی۔ اس کو ڈنڈی سے پکڑ کر اُٹھایا۔ چھری سے اس کے کئی ٹکڑے کیے اور اپنی بکری کے آگے ڈال دیا۔ بکری نے کچر کچر کر کے بینگن کو چبا ڈالا۔ یوں ناشکرا بینگن اپنے انجام کو پہنچ گیا۔ ☆

ہمدرد نونہال اب فیس بک پیج پر بھی

ہمدرد نونہال تمھارا پسندیدہ رسالہ ہے، اس لیے کہ اس میں دل چسپ کہانیاں، معلوماتی مضامین اور بہت سی مزے دار باتیں ہوتی ہیں۔ پورا رسالہ پڑھے بغیر ہاتھ سے رکھنے کو دل نہیں چاہتا۔ شہید حکیم محمد سعید نے اس ماہ نامے کی بنیاد رکھی اور مسعود احمد برکاتی نے اس کی آب یاری کی۔ ہمدرد نونہال ایک اعلا معیاری رسالہ ہے اور گزشتہ ۶۳ برس سے اس میں لکھنے والے ادیبوں اور شاعروں کی تحریروں نے اس کا معیار خوب اونچا کیا ہے۔

اس رسالے کو کمپیوٹر پر متعارف کرانے کے لیے

اس کا فیس بک پیج (FACE BOOK PAGE) بنایا گیا ہے۔

www.facebook.com/hamdardfoundationpakistan